اختتامی بجٹ تقریر

2023-24

مورخہ: 24 جون 2023

سینیٹر محمد اسحاق ڈار

وفاقی وزیرِ خزانہ و ریونیو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

☆☆☆

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ

جناب اسپیکر!

میں قومی اسمبلی کے تمام معزز اراکین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مالی سال 24-2023 کے بجٹ کو بہتر بنانے کیلئے اپنی مفید تجاویز دیں اور بحث میں بھرپور حصہ لیا۔ معزز اراکین کے مشورے عوامی خواہشات اور امنگوں کی بہتر ترجمانی کرتے ہیں۔ معیشت کے مختلف شعبوں کی بہتری کے بارے میں اراکین کی تجاویز اور آراء ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

جناب اسپیکر!

میرے لیے فرداً فرداً تمام معزز اراکین اسمبلی کے ناموں کا ذکر کرنا مشکل ہے جنھوں نے بجٹ مالی سال 24-2023 کی بحث میں حصہ لیا۔لیکن میں پھر بھی خاص طور پر وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری، قائد حزب اختلاف جناب راجہ ریاض احمد، اتحادی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ معزز اراکین کی طرف سے بجٹ مالی سال 24-2023 میں اصلاح کیلئے تعمیری تنقید کے ساتھ ساتھ عمدہ تجاویز پیش کی گئیں جس کیلئے میں قومی اسمبلی کے تمام ارکان کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر!

میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس معزز ایوان کی خواتین ممبران اسمبلی کے مؤثر کردار اور ایوان کی کارروائی بشمول بجٹ مالی سال 24-2023 پر بحث میں دلچسپی کو سراہتا ہوں۔ اِن معزز اراکین نے اپنے حلقوں کی ترقی اور خاص طور پر خواتین کی بہبود کے حوالے سے ہمیشہ کی طرح بہت اچھی تجاویز پیش کی ہیں۔

جناب اسپیکر!

میں خاص طور پر قومی اسمبلی کے معزز اراکین کی طرف سے چند اہم تجاویز کا ذکر کرتا ہوں جس میں موسمیاتی تبدیلی اور فوڈ سیکورٹی، شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل، آبی تحفظ، آبادی میں اضافے کی روک تھام، بیروزگار نوجوانوں کی فنی مہارت، خواتین کی بہبود، زراعت کے شعبہ میں مراعات، بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور یوٹیلیٹی سٹور کی وسعت، EOBI کی پنشن، روس سے تجارت بڑھانے، کم از کم اجرت 32 ہزار روپے، سیاحت اور تعلیم کے فروغ اور پسماندہ علاقوں، خاص طور پر بلوچستان اور ضم شدہ اضلاع (Ex-FATA/PATA) کی Development کے لیے خصوصی طور پر اقدامات کی تجاویز دی گئیں۔

جناب اسپیکر!

قومی اسمبلی کے معزز اراکین کی طرح سینیٹ کے معزز ارکان نے بھی بجٹ 24-2023 کے تخمینہ جات کا بغور جائزہ لیا اور انہیں بہتر بنانے کیلئے اپنی تجاویز پیش کیں۔ اِس پر میں سینیٹ کے تمام معزز ارکان کا بھی شکرگزار ہوں۔ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و محاصل کی طرف سے فنانس بل 24-2023 اور بجٹ تخمینہ جات کا جائزہ لے کر جو سفارشات پیش کی گئیں ہیں وہ بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ بنیں۔معزز قائمہ کمیٹی نے چیمبرز آف کامرس اور دیگر عوامی حلقوں کی آراء کو مدنظر رکھ کر نہایت اچھی سفارشات پیش کی ہیں۔

جناب اسپیکر!

ہمیں ایوان بالا (Senate) کی طرف سے مجموعی طور پر 59 سفارشات موصول ہوئی ہیں ان میں سے 19 سفارشات عمومی نوعیت کی ہیں۔

معزز ممبران سینیٹ نے بجٹ بحث کے دوران بھی اپنی مفید تجاویز پیش کی ہیں۔ اس سلسلے میں خاص طور پر سود کے خاتمے، دفاعی بجٹ میں اضافے، غیر ضروری اخراجات پر کنٹرول، لیپ ٹاپ سکیم اور ووکیشنل ٹریننگ، نقصان میں جانے والے اداروں کی نجکاری، یوٹیلیٹی سٹور پر دستیاب اشیاء کی سستے داموں فراہمی اور بیج، کھاد اور شمسی توانائی کی پیداوار پر سبسڈی، صحت کے محکمے کا بجٹ بڑھانا، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پوری کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ خصوصی Challenging حالات کے باوجود جن تجاویز پر عمل ممکن ہے انہیں منظور کرلیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں میڈیا کے معزز دوستوں، معاشی تجزیہ کاروں اور ماہرین کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بجٹ کے اچھے پہلوؤں کی ستائش کی اور ان حلقوں کی طرف سے پیش کردہ مثبت تنقید کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر!

کچھ معزز ممبران کو بعض تبدیلیوں پر تحفظات ہیں جو فنانس بل مالی سال 24-2023 میں سپر ٹیکس کے حوالے سے تجویز کی گئی ہیں۔ بینکوں سے نقد رقم نکالنے پر، Non-filers پر 0.6% ٹیکس کے بارے میں بھی چند آراء سامنے آئی ہیں۔

جناب اسپیکر!

میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سپر ٹیکس گزشتہ سال متعارف کرایا گیا تھا۔ اس سال ہم نے اسے مزید Progressive بنایا ہے اور 10% سپر ٹیکس کے نفاذ کے لیے انکم سلیب کو 300 ملین

روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے کر دیا ہے۔ اسی طرح ٹیکس کی شرح کو بھی مزید Progressive کیا ہے جو %1، %2، %3، %4 سے شروع ہوکر %6، %8 اور %10 تک جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کو ٹیکس ریونیو میں اضافے کی اشد ضرورت ہے اور سپر ٹیکس صرف زیادہ آمدنی والے افراد پر لگایا جاتا ہے جو یہ ٹیکس ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اس لیے حکومت اسے برقرار رکھ رہی ہے۔

جناب اسپیکر!

Non-filers کے کیش نکالنے پر %0.6 ٹیکس کی شرح کے معاملے پر میں واضح کرنا چاہوں گا کہ یہ معیشت کی Documentation اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ٹیکس کا سارا بوجھ عملاً چند ملین ٹیکس دہندگان برداشت کرتے ہیں، اس لیے یہ وقت کی اشد ضرورت ہے کہ اس ملک کے تمام شہری جو ٹیکس ادا کرنے کے قابل ہیں وہ اپنا واجب الادا ٹیکس ادا کریں تا کہ اس ذمہ داری کو بانٹا جاسکے۔

جناب اسپیکر!

بعض معزز ممبران نے بونس شیئرز پر ٹیکس لگانے کے اقدام کی بھی مخالفت کی۔ میں وضاحت کرتا چلوں کہ کمپنیاں شیئر ہولڈرز کو Dividend کیش کی شکل میں یا بونس شیئرز جاری کرتی ہیں جسے شیئر ہولڈرز اسٹاک ایکسچینج میں بیچ سکتے ہیں اور نقد رقم وصول کر سکتے ہیں۔ پہلی صورت میں، شیئر ہولڈر موصول ہونے والے نقد منافع پر %15 ٹیکس ادا کرتا ہے لیکن دوسری صورت میں، شیئر ہولڈر کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتا تھا۔ اس اقدام کے ذریعے، ہم نے کیش Dividend اور بونس Shares دونوں پر ٹیکس عائد کیا ہے لیکن ساتھ ساتھ ہم نے بونس Shares کے لیے %10 کی کم شرح تجویز کی ہے۔ نوٹ کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ ٹیکس کمپنیاں نہیں بلکہ شیئر ہولڈرز ادا کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں ان اہم ترامیم پر روشنی ڈالوں گا جنہیں ہم نے مختلف Forums کی سفارشات کی بنیاد پر فنانس بل میں شامل کیا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے انکم ٹیکس آرڈیننس میں نئے متعارف کرائے گئے سیکشن 99D پر تشویش اور تحفظات کا اظہار کیا ہے جو وفاقی حکومت ایسے Assesseeسے 50% تک اضافی ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیتا ہے جس نے اس میں خارجی عوامل (Exogenous Factors) کی وجہ سے غیر متوقع منافع (Windfall Gain) کمایا ہو۔ میں لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ قانون صرف ایک Enabling Provision ہے۔ اس کا ہدف کسی خاص شخص یا کمپنی کی طرف نہیں ہے۔ بلکہ، اگر وفاقی حکومت اس بات کا تعین کرتی ہے کہ ایسے شعبے نے خارجی عنصر سے فائدہ اٹھایا ہے اور Windfall منافع کمایا ہے تو یہ Provision پورے شعبے پر نافذ کی جائے گی۔ میں یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ سپر ٹیکس صرف Corporate Sector پر لاگو ہے اور Individuals کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان واحد ملک نہیں ہے جو اس طرح کی قانون سازی کر رہا ہے۔ یورپ سمیت دنیا کے کئی ممالک نے اسی طرح کے ٹیکس لگائے ہیں۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تمام اقدامات کریں گے کہ کاروباری اعتماد متزلزل نہ ہو اور ہم نہیں چاہتے کہ قانون کی اس شق کی وجہ سے لوگ گھبرائیں۔ Anomaly Committees کی سفارشات کی بنیاد پر، ہم 5 سال کی مدت کو کم کر کے 3 سال کر رہے ہیں اور اس قانون کا اطلاق ٹیکس سال 2021 سے ہوگا۔

جناب اسپیکر!

توانائی کی بچت کے منصوبے کے تحت کابینہ نے توانائی کے Inefficient پنکھوں پر FED عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ فنانس بل مالی سال 24-2023 کے ذریعے سے PSQCA نے ایسے

Inefficient پنکھوں پر 2000 روپے FED عائد کرنے کی تجویز دی تھی۔ اس طرح کے پنکھوں کے مینوفیکچررز نے توانائی کی بچت والی ٹیکنالوجی پر جانے کے لیے منتقلی کا وقت مانگا ہے۔ اس لیے چھ ماہ بعد یعنی یکم جنوری 2024 سے یہ FED نافذ العمل ہوگی۔

جناب اسپیکر!

پاکستان اسٹاک ایکسچینج نے مارکیٹ کے موثر کام کرنے اور بہتری کے لیے تجاویز پیش کی ہیں۔ ان میں سے کچھ فوائد پہلے ہی طویل مدتی شیئر ہولڈنگ کو فراہم کیے گئے تھے۔اس سلسلے میں ہم قانون میں ضروری تبدیلیاں لا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ وفاقی حکومت کا تقریباً 3.2 Trillion روپے کا ٹیکس مختلف Judicial Fora میں 62,000 سے زائد مقدمات میں پھنسا ہوا ہے۔ پچھلی دہائی سے، متبادل طریقہ کار کے ذریعے (Alternate Dispute Resolution) تنازعات کے فوری حل کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں جس سے مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہوسکے۔ لہٰذا، موجودہ متبادل تنازعات کے حل کی کمیٹی (ADRC) کے طریقہ کار کو اس طرح مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ ٹیکس دہندگان ADRC سے رجوع کرنے میں آسانی محسوس کریں اور تنازعات کے حل کے لیے ADRC پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کریں۔ اس طرح حکومت کی جانب سے نہ صرف واجب الادا ٹیکس وصول کیا جائے گا بلکہ ساتھ ساتھ عدالتی فورم پر بوجھ بھی کم ہوگا اور قانونی چارہ جوئی کی لاگت کم ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر!

ہم نے ADRC کے طریقہ کار پر نظر ثانی کی ہے اور بہتری کیلئے تین رکنی کمیٹی تجویز کر رہے ہیں جوکہ اکثریتی بنیاد پر تنازعات کا فیصلہ کرے گی۔ اس کی سربراہی معزز ہائی

کورٹ یا سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کریں گے جبکہ چیف کمشنر اس کے رُکن ہوں گے۔تیسرا رکن Tax Payer خود یا اُس کا Nominee ہوگا۔مزید برآں، اب ADRC کا فیصلہ FBR پر Binding لیکن ٹیکس دہندگان پر Binding نہیں ہوگا۔

امید ہے کہ ٹیکس دہندگان نئے فورم کو استعمال کریں گے اور ان کے ٹیکس کے تنازعات کو تیزی اور کم لاگت کے ساتھ حل کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

فنانس بل مالی سال 24-2023 کے حوالے سے اپنی گزارشات پیش کرنے کے علاوہ میں بجٹ تخمینہ جات پر General Discussion کو سمیٹتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

- ☆ موجودہ حکومت نے عام آدمی کی ضروریات اور افراطِ زر کو مدنظر رکھتے ہوئے خوردونوش کی اشیاء کی کم قیمت پر دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کو رمضان پیکیج کے علاوہ وزیراعظم ریلیف پیکیج کے تحت موجودہ مالی سال میں 24 ارب روپے مہیا کیے گئے ہیں جبکہ اگلے مالی سال 24-2023 کیلئے رمضان پیکیج کیلئے 5 ارب اور وزیراعظم ریلیف پیکیج کیلئے 30 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

- ☆ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام(BISP) غربت سے نمٹنے کیلئے حکومتِ پاکستان کا ایک Flagship پروگرام ہے۔ مالی سال 22-2021 میں اس پروگرام کیلئے 250 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ موجودہ حکومت نے بجٹ 23-2022 میں 360 ارب روپے تک بڑھا دیا تھا۔ رواں مالی سال کے دوران اس مد میں 40 ارب روپے کا مزید اضافہ کرکے BISP کا بجٹ 400 ارب کردیا گیا۔ اگلے مالی سال کے دوران

حکومت نے اس مد میں450 ارب کی بجائے مزید اضافہ کرکے اسے 466 ارب روپے فراہم کیے ہیں۔

☆ دفاعی بجٹ کے ضمن میں، میں اس معزز ایوان کے سامنے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مملکت پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔ پاکستان کی مسلح افواج ہر وقت ملک و قوم کے دفاع اور اندرونی و بیرونی سازشوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑی ہیں۔ ہمیں اپنی مسلح افواج اور سول آرمڈ فورسز کی نمایاں کارکردگی اور قربانیوں پر فخر ہے۔ ہم نے اپنی نیشنل سیکورٹی کو ترجیح دینی ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں تمام تر مالی مشکلات کے باوجود اپنی مسلح افواج کو ضروری فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس سلسلے میں کسی رکاوٹ کو آڑے نہیں آنے دیں گے۔

☆ میں اس امر کی بھی یاد دہانی کراتا چلوں کہ موسمیاتی تبدیلی، زراعت کے فروغ اور نیشنل فوڈ سیکورٹی کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے لیے تقریباً 30 ارب روپے بجٹ میں مختص کیے گئے۔ وفاقی حکومت اس سلسلے میں صوبائی حکومتوں کے اشتراک سے بہتر حکمت عملی کے ذریعے سے موثر اقدامات اٹھائے گی۔

☆ سول اور مسلح افواج کے حاضر سروس ملازمین کی تنخواہوں اور ریٹائرڈ پنشنرز کے لیے مالی سال 24-2023 میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔اسی طرح نجی شعبے کے ملازمین کے لیے کم سے کم اجرت کو 25 ہزار سے بڑھا کر 32 ہزار روپے کردیا ہے۔ اسی طرح EOBI کی پنشن کو بھی 8,500 سے بڑھا کر 10,000 روپے کی تجویز کی ہے۔

☆ مالی مشکلات کے باوجود حکومت نے تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کا تمام تر فائدہ عوام تک پہنچایا اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی ہے۔ اسی پالیسی کے تحت آئندہ بھی یہ ریلیف عوام کو دیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

قومی بچت کی سکیموں جن میں بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس (BSC) اور شہداء فیملی ویلفیئر اکاؤنٹ (SFWA) کے سلسلے میں سرمایہ کاری کی حد 50لاکھ روپے سے بڑھا کر 75 لاکھ روپے 9 جون کے پیش کردہ بجٹ میں کردی تھی۔ اب پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ (PBA) کی سکیم میں بھی سرمایہ کاری کی حد 50 لاکھ سے بڑھا کر 75 لاکھ روپے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

Petroleum Development Levy (PDL) کی شرح میں اضافے کی اتھارٹی 9 جون کے فنانس بل میں وفاقی حکومت کو دینے کی تجویز تھی۔ سینیٹ کی فنانس کمیٹی اور دیگر معزز اراکین کی اس تجویز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ وفاقی حکومت کی اس اتھارٹی کو محدود رکھا جائے، PDL کی زیادہ سے زیادہ شرح صرف High Speed Diesel اور MOGAS کو 50 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 60 روپے فی لیٹر پر cap کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اپنے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جوکہ ان ممالک میں پاکستان کے سفیر ہیں اور جو نہ صرف ان ممالک کی ترقی و خوشحالی میں اپنا فعال کردار ادا کررہے ہیں بلکہ ترسیلات زر (Foreign Remittances) کے ذریعے سے اپنی مٹی کا حق بھی ادا کررہے

ہیں۔حکومت پاکستان اس سلسلے میں اُن کو ہر طرح کی سہولیات دینے میں کوشاں ہے اور اسی لیے اگلے مالی سال کے بجٹ Remittances کو Facilitate کرنے کے لیے 80 ارب روپے Allocate کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

مسلم لیگ (ن) کے قائد محترم نواز شریف نے اپنے دور حکومت کے دوران پورے ملک اور تمام علاقوں کی ترقی و خوشحالی کے لیے اقدامات اٹھائے۔ وزیراعظم پاکستان میاں شہباز شریف اور حکومتی اتحادی جماعتیں بھی اسی حکمت عملی اور Vision کے تحت خیبر پختونخواہ کے ضم شدہ اضلاع کے لیے وفاقی ترقیاتی پروگرام میں 57 ارب روپے اور غیر ترقیاتی بجٹ میں 66 ارب روپے رکھے ہیں۔

جناب اسپیکر!

پاکستان کے مختلف علاقوں میں ترقیاتی سکیموں کی مد یعنی کہ SDGs کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے نہ صرف موجودہ مالی سال میں خاطر خواہ فنڈز فراہم کیے گئے ہیں بلکہ اگلے مالی سال 24-2023 میں بھی 90 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر!

سائنس اور خاص طور پر آئی ٹی کے فروغ کے لیے 34 ارب روپے جبکہ پیداواری شعبوں (زراعت، صنعت، معدنیات) کے لیےPSDP میں 50 ارب مختص کیے گئے ہیں۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں زراعت کے اقدامات کے لیے تقریباً 13 ارب روپے کی رقم اس کے علاوہ ہے۔ غذائیات کے شعبے کے لیے SDGs اور BISP کے نشوونما پروگرام کے تحت خاطر خواہ رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر!

ٹیوب ویلز کی Solarization کیلئے پرائم منسٹر کے خصوصی پروگرام کے تحت 30 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

نوجوانوں کی فلاح کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ نوجوانوں کو عملی زندگی کے لیے تیار کیا جاسکے۔ نوجوانوں کے لیے مختلف PSDP اور جاری اخراجات میں تقریباً 31 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

وزیراعظم محمد شہباز شریف کی ہدایات کی روشنی میں موجودہ مالی سال 23-2022 کے دوران سرکاری اداروں میں سادگی اور کفایت شعاری کے اقدامات پر عمل درآمد شروع کیا گیا۔ سال رواں میں Non ERE اخراجات پر سالانہ بنیاد پر 15 فیصد کمی کر کے خاطر خواہ بچت کی گئی ہے۔ Austerity Measures میں ہر قسم کی گاڑیوں (ماسوائے ایمبولینسز، تعلیمی اداروں کی بسوں اور Sold Waste کی گاڑیاں)، فرنیچر اور دیگر مشینری اور آلہ جات بشمول ایئرکنڈیشنز، مائیکرو ویوز، فریج وغیرہ کی خرید پر مکمل پابندی عائد کردی گئی۔اس کے علاوہ سرکاری افسران کے سرکاری خرچ پر بیرون ملک دوروں اور سرکاری کھانوں پر بھی پابندی عائد کردی۔ کفایت شعاری کے یہ اقدامات اگلے مالی سال24-2023 میں بھی جاری رہیں گے۔

جناب اسپیکر!

اس موقع پر میں معزز ایوان کے سامنے کچھ اور اہم نکات پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں ایک اہم معاملہ Public Finance Management اور دیگر متعلقہ امور میں اصلاحات کے متعلق ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومتوں نے اپنے دورِ اقتدار میں وفاقی وصوبائی محکموں میں بہت

اصلاحات نافذ کی ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ نئی تجاویز معزز ایوان کے سامنے پیش کی جارہی ہیں۔موجودہ مخلوط حکومت نے بھی اصلاحات کے سلسلے کو آگے بڑھایا ہے جس میں قابل ذکر TSA کا نفاذ، نئے General Financial and Treasury Rules اور Cash and Debt Management Rules ہیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں وفاقی پنشن کا ذکر کرنا چاہوں گا جس کے سالانہ اخراجات میں بڑی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ پنشن اخراجات Un-sustainable ہوچکے ہیں۔ اور اس میں فوری اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ نئے وفاقی ملازمین کے لیے حکومت پاکستان کو Contributry Pension Fund سکیم کو لاگو کرنا پڑے گا۔اس سلسلے میں بجٹ مالی سال 24-2023 میں Pension Fund قائم کردیا گیا ہے اور اس کے Rules and Procedures پر کام کا آغاز ہوچکا ہے۔

جناب اسپیکر!

پنشن اصلاحات کے حوالے سے مندرجہ ذیل فیصلے کیے جارہے ہیں:

1۔ ایک سرکاری ریٹائرڈ آفیسر صرف ایک ادارے سے پنشن حاصل کرے گا اور Multiple Pensions کو فوری طور پر ختم کیا جارہا ہے۔

2۔ پنشن کی Computation کے وقت ایڈہاک پنشن الاؤنس کو Compounding کے بغیر Net Pension میں شامل کیا جائے گا۔

3۔ ایک Pensioner اور اس کے Spouse کی وفات کے بعد فیملی پنشن صرف 10 سال تک Dependents کو دی جائے گی۔

4۔ Re-employment کی صورت میں وہ پنشن یا تنخواہ میں سے ایک کو Opt کر سکے گا۔

جناب اسپیکر!

پچھلے چند ماہ سے پوری قوم کے سامنے ایک بڑا سوال یہ رہا ہے کہ آیا IMF کا 9th Review کامیابی سے ہوگا یا نہیں۔ میں اس معزز ایوان کو اس سلسلے میں اعتماد میں لینا چاہتا ہوں۔ باوجویکہ حکومت پاکستان نے تمام نکات پر مکمل Compliance بشمول Prior Actions اپریل 2023 کے شروع میں کر لی تھی لیکن External Financing Gap کی وجہ سے ہمارا کیس IMF بورڈ کے سامنے ابھی تک نہیں رکھا جاسکا۔ وزیراعظم پاکستان جناب شہباز شریف کی Paris میں

Climate Finance Summit کے دوران MD IMF سے دو دفعہ ملاقات ہوئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے دونوں اطراف کی طرف سے ایک آخری بھرپور کوشش کی جائے۔ اس حوالے سے پچھلے 3 دنوں میں پاکستان کی معاشی ٹیم نے IMF کی ٹیم کے ساتھ تفصیلی مذاکرات کئے ہیں تاکہ Pending Review کو مکمل کیا جاسکے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں مالی سال 24-2023 کے لیے 215 ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے جانے کی تجاویز ہیں۔ ان نئے ٹیکسوں میں اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ ان کا بوجھ غریب اور متوسط طبقے پر نہ پڑے۔اسی طرح اخراجات میں 85 ارب روپے کی کمی اس طرح سے کی گئی ہے کہ ترقیاتی بجٹ (PSDP)، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن سے کوئی کٹوتی نہ کی جائے۔

جناب اسپیکر!

اس کے نتیجے میں مالی سال 24-2023 کے Annual Budget Statement، فنانس بل 2023 اور دیگر Budget Books کے اعداد وشمار میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں آئی ہیں۔

☆ اس میں FBR کے سالانہ محاصل کا تخمینہ 9,200 ارب سے بڑھا کر 9,415 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ صوبوں کا حصہ 5,276 ارب روپے سے بڑھ کر 5,399 ارب روپے ہو جائے گا۔

☆ وفاقی حکومت کے کل اخراجات کا تخمینہ 14,460 ارب روپے سے بڑھ کر 14,480 ارب روپے ہو جائے گا۔

☆ پنشن کا تخمینہ 761 ارب روپے سے بڑھ کر 801 ارب روپے ہوجائے گا

☆ Subsidy کا تخمینہ 1064 ارب روپے ہوجائے گا۔

☆ Grants کا تخمینہ 1405 ارب روپے ہوجائے گا۔

ان تمام اقدامات کے نتیجے میں Overall Budget Deficit میں بہتری آئے گی۔ ان تمام تبدیلیوں کو بجٹ Books میں شامل کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اس معزز ایوان کی وساطت سے پوری پاکستانی قوم کو اس بات کی یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اُن کو جن مشکل مالی حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اُس کی کئی وجوہات ہیں۔ پچھلی حکومت کی ملک دشمن پالیسیوں کی وجہ سے ملکی معیشت پر بُرے اثرات مرتب ہوئے جن کے زائل ہونے میں وقت لگتا ہے۔ اسی طرح پچھلے ایک سال میں اُن کی ریاست مخالف سرگرمیوں نے بھی جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ہے کہ ایسے گروہوں اور جتھوں سے پاکستان کے باشعور اور باخبر عوام بخوبی آشنا ہوچکے ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف اور اتحادی حکومت کا نصب العین ملک اور قوم کی فلاح اور ترقی ہے۔ انشاء اللہ اگر پاکستان کی عوام نے جنرل الیکشن کے ذریعے دوبارہ خدمت کا موقع فراہم کیا تو ہم اپنے نامکمل معاشی ایجنڈے کو پورا کریں گے اور عوام کی بہتری اور خوشحالی کے لیے ہر ممکن مزید اقدامات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی معیشت مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔قوم کے تعاون سے، حکومت ماضی قریب کے تمام Challenges کا کامیابی سے مقابلہ کررہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ

پاکستان مالی سال 2017 کا حاصل کردہ وہ مقام، جہاں ہم دنیا کی 24ویں بڑی معاشی قوت بن چکے تھے، جلد دوبارہ حاصل کر لے گا۔ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان اللہ کریم کے فضل و کرم سے G-20 میں شامل ہوگا ۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان زندہ باد

*****